

روزہ اور اس کے تقاضے

پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق °

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں زندگی میں ایک مرتبہ پھر رمضان کے روزے رکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اسی کی توفیق سے ہم روزوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں روزے کی حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

روزے کی فرضیت اور مقصد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ° (البقرہ ۲: ۱۸۳) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔

روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ اس کا بنیادی مقصد انسان میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ کھانے پینے سے پرہیز اسی تقویٰ کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

’صوم‘ کا مطلب ہے (اپنے آپ کو) روکنا اور اس کے معنی صبر ہیں۔ صبر کا کم سے کم تقاضا حرام سے رُکنا ہے، اور مزید یہ کہ اللہ اور رسولؐ کے احکام کی تعمیل جائے۔

رمضان کی عظمت

رمضان کی عظمت قرآن کی وجہ سے ہے۔ اس میں قرآن نازل ہوا اور اس میں لیلة القدر

° پروفیسر آف میڈیسن، پشاور

ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک نیکی ۱۰ سے ۷۰۰ گنا تک بڑھائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیوں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (متفق علیہ)

قرآن اور رمضان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاری، مسلم) جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو رمضان کی راتوں میں کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لیے) ایمان اور خود احتسابی کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصَّيَامُ: اٰی رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ التَّوَمَّ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ، فَيُشَفِّعَانِ (مشکوٰۃ) روزہ اور قرآن (قیامت کے دن) بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے رب! میں نے اس شخص کو کھانے پینے اور خواہشاتِ نفس سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے (اور آرام کرنے) سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی (اور اس کے لیے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرمایا جائے گا)۔

پس رمضان میں خصوصی طور پر قرآن سے جڑنے، اس کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھ کر پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔ نیز قرآن کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

روزے کی حقیقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل احادیث میں روزے کی حقیقت وضاحت سے بیان کی گئی ہے:

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے روزے کی حالت میں بے ہودہ باتیں (مثلاً: غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔“ (بخاری)

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بد نظری اور بد عملی نہیں چھوڑتے، اور کتنے ہی رات کو تہجد میں قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جانے کے کچھ حاصل نہیں۔“ (دارمی، مشکوٰۃ)

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا۔ پس، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے۔ پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، اس لیے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا، کہ روزہ اس سے مانع ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

● حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الصَّوْمُ رُجُتٌ مَّا لَعَنَ يَحْرِقُهَا (نسائی)، ”روزہ ڈھال ہے، جب تک (تم) اس میں سوراخ نہ کرو۔“ درج بالا احادیث میں جن بڑے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہی اس ڈھال کے سوراخ ہیں جن سے روزے کی افادیت اسی طرح متاثر ہوتی ہے جیسے ڈھال میں سوراخ ہو جائے تو وہ بیکار ہو جاتی ہے اور اس سے بچاؤ کا کام نہیں لیا جاسکتا۔

کس روزے پر اجر کا وعدہ ہے؟

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے

رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا“ (صحیح ابن حبان، بیہقی)۔ گویا کھانے پینے سے رُکنے کے ساتھ ساتھ بُرے اعمال سے بھی رکا جائے اور منہ کے روزے کے ساتھ دوسرے اعضا کا روزہ بھی ہونا ضروری ہے۔

وہ روزہ جس میں آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضا کے گناہوں سے بچا جائے، وہی حقیقی روزہ ہے۔ یہی ان اعضا کا روزہ بھی ہے جس پر اللہ سے پورے اجر کی اُمید کی جاسکتی ہے اور جو زندگی میں تبدیلی کا باعث بھی بنے گا۔

آنکھ کا روزہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ وَيَحْفَظُونَ أَفْئُودَهُمْ ط ذَلِكِ أَزْكَى لَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ (النور ۲۴: ۳۰) اے نبی، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت کو اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“ (الحاکم)

کس قدر گناہ کی بات ہے کہ کئی مسلمان ٹی وی اور کمپیوٹر پر بے ہودہ اور فحش فلمیں اور پروگرام دیکھتے ہیں، یا فضول ناول یا کتابیں پڑھتے ہیں، اور پھر کہتے ہیں کہ بس کیا کریں روزہ ہے، وقت گزارنے کے لیے کر رہے ہیں۔

کان کا روزہ

کان کا روزہ یہ ہے کہ حرام اور مکروہ اور فضول باتوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ط (مریم ۱۹: ۶۲) وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے، جو کچھ بھی سنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے۔

سورہ واقعہ میں ہے کہ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ (۲۵: ۵۶) ”وہاں وہ کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے۔“ اسی طرح سورۃ النبا میں ہے: لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذِّبًا (۳۵: ۷۸) ”وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔“

روزے کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور صرف یہ نہیں کہ فضول، گناہ والی اور جھوٹی باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے بلکہ ان کو سنا بھی نہ جائے۔ لغو سے پرہیز بہت اہم کام ہے اور یہ لفظ تینوں آیات میں مشترک ہے اور اس سے مراد تمام لایعنی اور بے مقصد باتیں ہیں۔ عموماً یہی بے ہودہ باتیں گناہ، جھوٹ اور بے حیائی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

زبان کا روزہ

زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان کی حفاظت کرے اور اس کو بے ہودہ باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رکھے۔ اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”روزہ ڈھال ہے۔ پس، جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بے ہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے، تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔“

کس قدر عجیب بات ہے کہ اللہ کے حکم پر ہم روزے میں سحری سے لے کر افطاری تک حلال کھانے سے تو پرہیز کرتے ہیں، لیکن اسی اللہ نے قرآن میں جس چیز (یعنی غیبت) کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے اس حرام کو ہم رغبت سے کھاتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا ط أَلَمْ يَجِبْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝ (الحجرات ۴۹: ۱۲)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی

ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

منہ اور پیٹ کا روزہ

حرام سے پرہیز تو ہر حال میں ضروری ہے مگر افطار کے وقت حلال کھانے میں بھی بسیار خوری نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے“۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، الحاکم)

اگر شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزے سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا یا روزہ کھولتے ہی حرام کھانے پینے میں مشغول ہو جائے۔

افطار کے وقت روزہ دار حالت خوف اور امید کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ بلکہ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیے، اور مقدور بھر کوشش کے بعد اللہ پر اچھا گمان رکھا جائے۔

بقیہ اعضا کا روزہ

روزے کا تقاضا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۷: ۳۶) کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

ہاتھ کسی ناجائز اور حرام کام میں مشغول نہ ہوں اور پاؤں کسی گناہ کی طرف نہ اٹھیں:

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَنَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ (یس ۳۶: ۶۵) آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

دل کا روزہ

دل کا حقیقی اور اعلیٰ روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ وہ دنیا جو دین کے لیے مقصود ہو وہ تو دنیا نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ چار چیزوں کا کثرت سے پرہیز کیا جائے: طعام، کلام، نیند اور اختلاط۔ اور ان راستوں کی نگہبانی کی جائے جہاں سے دل کی بیماری لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، یعنی آنکھ، کان، زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی جائے۔

رمضان کی آخری شب مغفرت کا پروانہ

ہمیں لیلۃ القدر کی فضیلت تو یاد رہتی ہے اور ہونی بھی چاہیے اور اسے رمضان کی آخری طاق راتوں میں ڈھونڈنے کی (ترجیاً اعتکاف میں) کوشش بھی کرنی چاہیے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اس حدیث کو بھی نہیں بھولنا چاہیے جس میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”بخشش کی جاتی ہے میری اُمت کی رمضان کی آخری رات میں“۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ فرمایا: ”نہیں، بلکہ کام کرنے والے کی مزدوری اس کا کام پورا ہونے پر ادا کر دی جاتی ہے“۔ گویا جب اہل ایمان پورے اہتمام سے حقیقی روزہ رکھتے ہیں تو رمضان المبارک کی آخری شب اُجرت اور انعام کے طور پر ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ہمیں یہ رات فضولیات اور خرافات میں نہیں بلکہ عبادات اور دوسرے نیک اعمال میں گزرنی چاہیے کہ معلوم نہیں پھر یہ رات ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کی حقیقت اور اس کے مقصد کو سمجھنے کا فہم عطا فرمائے اور ایسا روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم تقویٰ حاصل کر سکیں۔ اللہ ہمارے روزے قبول فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن کو روزے رکھنے پر بخشش کی بشارت دی گئی ہے، آمین!

خبرداروں سے گزارش

- دفتری امور کے بارے میں خط و کتابت کرتے ہوئے ”خریداری نمبر“ کا حوالہ ضرور دیجیے۔
- ڈاک کی بہتر اور یقینی ترسیل کے لیے اپنے پوسٹل کوڈ سے ایس ایم ایس کے ذریعے آگاہ فرمائیے۔

(ادارہ)

نیم صدیقی

بترین تب

ڈاکٹر محمود احمد غازی

520/-

150/-

210/-

60/-

250/-

180/-

75/-

200/-

180/-

250/-

120/-

120/-

500/-

250/-

21/-

21/-

18/-

150/-

محسن انسانیت ﷺ

سید انسانیت ﷺ

رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ

نور کی ندیاں رواں (نعتیہ کلام)

تحریر کی شعور

افشاں (نظموں کا مجموعہ)

شعلہ خیال یا اضافہ شعاع روزن

اقبال کا شعلہ نوا

شعاع جمال (غزلیں)

عورت معرض بخشش میں

معرکہ دین و سیاست

انوار آذکار

تعلیم کا تہذیبی نظریہ

ٹھنڈی آگ (افسانے)

تغیر سیرت کے لوازم

اپنی اصلاح آپ

بیمہ زندگی

وہ سورج بن کر ابھرے گا

500/-

750/-

600/-

600/-

600/-

600/-

600/-

250/-

225/-

500/-

7240/-

500/-

750/-

2500/-

350/-

محاضرات قرآنی

محاضرات سیرت ﷺ

محاضرات حدیث

محاضرات فقہ

محاضرات شریعت

محاضرات معیشت و تجارت

پروفیسر قلب بشیر خاور بٹ

فہم القرآن

نماز..... ایک راز و نیاز

عصری اجتہادی مسائل (سید مودودی کا موقف و بیخ)

مجموعہ قوانین اسلام ڈاکٹر تنزیل الرحمن (دس جلدیں مکمل)

فقہ السنہ (مجموعہ عاصم الحداد)

سفر نامہ ارض القرآن (نگین)

بیت اللہ کعبہ شریف (نیم صدی بن حالی کی کم دین)

قدیم حرم شریف کی جدید ترویج اور تعمیر (ساز 20x30)

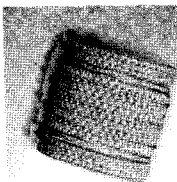
تجارت ریلوے عثمانی ترک اور شریف مکہ

Phone : 042-37230777 & 37231387
www : alfaisalpublisher.com
e.mail : alfaisalpublisher@yahoo.com

ناشرانِ تہران مکتب

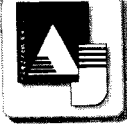
مکتبہ شریعت اور احکام اسلام

الفیصل



النور جیولریز

جو نام ہے اعتماد کا



ہمارے ہاں جدید اور دیدہ زیب زیورات بغیر ٹانگہ کے تیار کیے جاتے ہیں۔

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کاٹتے۔

ہم عرصہ کے زیورات کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔

خوشخبری
الحمد للہ! ہماری تصویر رائج
کا آغاز ہو چکا ہے۔

قصور بردانج

چوہدری سلیم ساجد ایڈووکیٹ،
چوہدری عثمان ساجد، چوہدری ارسلان ساجد
نیو النور جیولریز، صرافہ بازار قصور

Mob: 0333-4924504, 0323-5235902
0322-7580427, Ph: 0492-770582

مری روڈ بردانج

محمد اکرام اللہ چوہان، محمد ضیاء اللہ چوہان
علی بلازہ، سوق اوریس سنٹرل ہسپتال چوک
(اصغر مال روڈ) مری روڈ راولپنڈی

موبائل: 0300-5802209 0335 5806700
0300 0300 فون: 051-5552209

بصابت بازار بردانج

محمد فیض اللہ چوہان، محمد نسیم اللہ چوہان
F-461 نزد لہجواب فروٹ چاٹ، صرافہ بازار، راولپنڈی

موبائل: 0336-1119900 0321 5539378
0362 0362 فون: 051-5539378